© rasailojaraid.com

ابن زیدون جو اسپین کا سب سے بڑا شاعر مانا جاتا ہے اس کا تعلق قرطبہ کی اس شہری حکومت سے تھا۔ اس طرح غرناطہ کی چھوٹی سی شہری حکومت جو اسپین کی آخری مسلم حکومت تھی علم و ادب کا گہوارہ بنی ہوئی تھی۔ علامہ ابن خطیب کا تعلق غرناطہ کے دربار سے تھا اور ان کی "تاریخ غرناطہ" آج بھی مشہور کتاب ہے۔ اسی طرح اسلامی تاریخ کے سب سے بڑے مورخ ابن خلدون بھی اسی غرناطہ کی حکومت سے تعلق رکھتے تھے علامہ ابن رشد، ابن طفیل جیسے بڑے بڑے فلسفی بھی اسی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس طرح مجموعی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ مسلم اسپین میں شروع ہی سے اسلامی تعلیم اور علوم کا انتظام تھا جو بعد میں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے درجہ تک پہونچ گیا ان درسگاہوں میں صرف اسلامی تعلیم ہی نہیں دی جاتی تھی بلکہ (SECULAR) غیر مذہبی تعلیم بھی دی جاتی تھی مثلاً فلسفہ، منطق، طب، سائنس اور فلکیات وغیرہ، اس کے علاوہ مسلمانوں کے علم اور تہذیب کی ترقی کی وجہ سے یورپ پر بہت گہرا اثر پڑا اور حقیقت یہ ہے کہ اگر یورپ اسپین کے واسطے سے مسلمانوں کے علوم اور تعلیمات سے فیضیاب نہ ہوتا تو یورپ کی جہالت اور تاریک دور کا خاتمہ کئی صدی بعد تک نہیں ہو سکتا تھا۔

آٹھویں صدی کے آغاز سے لیکر پندرھویں صدی کے آخر تک اسپین میں مسلمانوں کے ماتحت جو علمی ترقی اور تعلیمی ترقی ہوئی اس کی وجہ سے بارھویں صدی اور تیرھویں صدی عیسوی سے یورپ میں علمی بیداری کا دور شروع ہوتا ہے۔

مسلم اسپین کے مرکزی شہروں میں تہذیب و تمدن کا ایک اندازہ پیش کرنے کے لئے ہم ذیل میں عہد اسلامی کے چند خاص خاص شہروں کا ذکر کرتے ہیں:

قرطبہ (CORDOVA):

شہر قرطبہ اسپین کے جنوبی حصے میں ہے۔ مسلمانوں کی فتح سے بہت پہلے سے یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شہر آباد ہے لیکن اس کی تمام ترقی اسلامی فتح کے بعد ہوئی۔ آٹھویں صدی کے شروع میں مسلمانوں نے جب اسپین فتح کیا تو شہر قرطبہ میں بہت سے عرب قبیلے آکر آباد ہو گئے جس سے اس کی اہمیت میں اضافہ ہو گیا۔ ۷۵۶ء میں جب عبدالرحمٰن الداخل نے بنو امیہ کی آزاد حکومت کی بنیاد ڈالی تو شہر قرطبہ کو اپنی حکومت کا دارالسلطنت قرار دیا۔ اس شہر کی اصل اہمیت اسی وقت سے شروع ہوتی ہے۔ آگے پونے تین سو سال تک یہ شہر بنو امیہ کا دارالسلطنت بنا رہا اور ہر میدان میں اس کی ترقی اور خوبصورتی میں اضافہ ہوتا گیا۔ بنو امیہ کے زمانے میں اس شہر کی ترقی عبدالرحمٰن سوم کے ہاتھوں اپنی انتہائی بلندی تک پہونچ گئی۔ یہاں مسلم دنیا کی قدیم ترین یونیورسٹی قائم کی گئی جس کے ساتھ ایک زبردست لائبریری بھی قائم ہوئی تھی۔ خلیفہ کا دربار بین الاقوامی اہمیت رکھتا تھا جہاں فرانس، اٹلی، انگلینڈ اور جرمنی کے سفیر مستقل طور پر موجود رہتے تھے۔ شاہی محلوں کے علاوہ شہر میں پختہ اور عمدہ مکانات پھیلے ہوئے تھے جن کے سامنے زیادہ تر چھوٹے بڑے پائیں باغ بنے ہوئے تھے۔ تمام سڑکیں سرکاری خرچ پر رات کو روشن کی جاتی تھیں، ان گنت کتابوں کی دکانیں تھیں۔ پڑھنے لکھنے کا بے حد رواج تھا اور یہ شہر بڑے بڑے علماء، شاعروں اور ادیبوں کا مرکز بن گیا تھا۔ ۱۰۳۱ء میں جب بنو امیہ کی حکومت ختم ہوئی تو اس شہر کی اہمیت بھی سیاسی لحاظ سے گھٹ گئی لیکن تہذیبی اعتبار سے اور علمی معنی میں اس کی ترقیات دیر تک باقی رہیں یہاں تک کہ بارھویں صدی کے آخر میں دوسرے شہروں کی طرح قرطبہ کو بھی عیسائی حملہ آوروں نے مسلمانوں کے ہاتھ سے چھین لیا۔

لیکن آج بھی اس شہر میں مسلمانوں کی یادگاریں دیکھی جا سکتی ہیں۔ مدینۃ الزہراء کے کھنڈرات، محلات ابھی تک یہاں موجود ہیں اور سب سے بڑھ کر اس شہر کی جامع مسجد ہے جو عبدالرحمٰن الداخل نے تعمیر کی تھی۔ یہ مسجد ٹھیک حالت میں آج بھی موجود ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابن زیدون جو اسپین کا سب سے بڑا شاعر مانا جاتا ہے اس کا تعلق اشبیلیہ کی اس شہری حکومت سے تھا۔ اس طرح غرناطہ کی چھوٹی سی شہری حکومت جو اسپین کی آخری مسلم حکومت تھی علم و ادب کا گہوارہ بنی ہوئی تھی۔ علامہ ابن خطیب کا تعلق غرناطہ کے دربار سے تھا اور ان کی "تاریخ غرناطہ" آج بھی مشہور کتاب ہے۔ اسی طرح اسلامی تاریخ کے سب سے بڑے مورخ ابن خلدون بھی اسی غرناطہ کی حکومت سے تعلق رکھتے تھے۔ علامہ ابن رشد، ابن طفیل جیسے بڑے بڑے فلسفی بھی اسی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس طرح مجموعی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ مسلم اسپین میں شروع ہی سے اسلامی تعلیم اور علوم کا انتظام تھا جو بعد میں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے درجہ تک پہونچ گیا۔ ان درسگاہوں میں صرف اسلامی تعلیم ہی نہیں دی جاتی تھی بلکہ (SECULAR) غیر مذہبی تعلیم بھی دی جاتی تھی مثلاً فلسفہ، منطق، طب، سائنس اور فلکیات وغیرہ، اس کے علاوہ مسلمانوں اور تہذیب کی ترقی کی وجہ سے یورپ پر بہت گہرا اثر پڑا اور حقیقت یہ ہے کہ اگر یورپ اسپین کے واسطے سے مسلمانوں کے علوم اور تعلیمات سے فیضیاب نہ ہوتا تو یورپ کی جہالت اور تاریک دور کا خاتمہ کئی صدی بعد تک نہیں ہو سکتا تھا۔

آٹھویں صدی کے آغاز سے لیکر پندرھویں صدی کے آخر تک اسپین میں مسلمانوں کے ماتحت جو علمی ترقی اور تعلیمی ترقی ہوئی اس کی وجہ سے بارھویں صدی اور تیرھویں صدی عیسوی سے یورپ میں علمی بیداری کا دور شروع ہوتا ہے۔

مسلم اسپین کے مرکزی شہروں میں تہذیب و تمدن کا ایک اندازہ پیش کرنے کے لئے ہم ذیل میں عہد اسلامی کے چند خاص خاص شہروں کا ذکر کرتے ہیں:

قرطبہ (CORDOVA):

شہر قرطبہ اسپین کے جنوبی حصے میں ہے۔ مسلمانوں کی فتح سے بہت پہلے سے

© rasailojaraid.com